منشور محمدی

۱۲۹۱

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

منشور رسولان ہمہ محتاج بختام	باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ	توریت بلاتو یہ انجیل بتجیل	گویان صفت سیرت سرور محمدؐ

نمبر ۷	مطبوعہ ۵ رے ۱۸۷۴ عیسوی	جلد ۳

اشتہار

حمد وافر اوس خدای واحد کو زیبا ہے جسکے جلال کا منشور طغرائی قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد سے مزین ہے جل جلالہ ربنت متکاثر اوس نبی برحق خاتم النبیین سرور عالم کو لایق ہے جن پر قرآن مجید رب وحید سے بفحوای لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید نازل ہوا صلی اللہ علیہ وسلم - اما بعد شایقان حق پسند کو بشارت وطالبان نجات کو اشارت ہو کہ پرچہ ہذا ہر مہینے میں تین مرتبہ پانچوین پندرہوین پچیسوین کو چھپکر جلوہ اشاعت پاتا ہے مقصود اسکے اجرا سے حقیقت دین اسلام ظاہر کرنا ہے اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید ہے - قیمت اسکی بدپیشگی چار لکھ پیسہ دو آنہ مقرر ہے اور مابعد المضاعف گورنمنٹ انگریزی اور راجگان گرامی سے بعینہ پیشگی ۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاویگی - مضامین مفید عام منفعت اور مضمون خاص باجرت ارزانی سطر طبع ہوگا - جملہ خط کتابت اور ارسال زر قیمت پرچہ ہذا وغیرہ بذریعہ منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہیے العبد محمد عبد المجیب سکریٹری زمرہ احباب بنگلور -

---

ناظرین اخبار ضرور ملاحظہ فرماوین - نیا سال شروع ہو کر کئے روز ہوئے باوجود متواتر درخواست کے افسوس ہے کہ بعض مشتریان پرچہ ہذا بقایا سال گذشتہ جنکے ذمہ ہے اوسکے ادا کرنے میں دیری اور سہل انگاری کو کام فرماتے ہین اسپر ہم نہایت ادب سے اون بزرگونکی خدمتمین عرض کرتے ہین کہ بلا تاخیر بقایا سے امداد مبذول فرماوین اور اپنے ذمہ سے سبکدوش ہو جاوین یکم جون تک اور انتظار رہیگا اگر نہیں دیری ہوگی تو روانہ پرچہ ہذا اون کے نام بند کر دیجاویگی اور اونسے قیمت المضاعف لیجاویگی اور جن خریداروں نے زرپیشگی سنہ رواں تاریخ مقررہ تک ادا نہ کی ہو اونکو دونی قیمت دینی پڑیگی - فقط +

باغت سے واقف نہ تھے تو اوس کے حسن وقبح سے کیا
واقف ہوتے علی ہذا القیاس حضرت مسیح مبشر محمد صلعم کیواسطے
معجزہ احیاء موتی کا وانذہی امورذا ودبرص کو اچھا کرنے
کا عنایت ہوا کیونکہ اوس زمانہ میں الباء حاذقین موجود تھے
تو اوں کو ایسا معجزہ عنایت ہوا کہ یونانیوں کے باپ سے
کبھی ہو سکے تو ایسا ہی جناب رسول اللہ صلعم کے واسطے معجزہ
فصاحت بلاغت کا اور چاہئے تھا پڑھنا کنکر دنکا
اور سلام کرنا درختوں کا وغیرہ کہ جنکا شمار بروایات معتبرہ
پانچہزار تک پہونچتا ہے عنایت ہوا اور وجہ خصوصیت
معجزہ فصاحت بلاغت کی مشہور ہے یعنے اوس زمانہ میں
فصحا کی اسدرجہ رونق بڑہی ہوی تھی کہ اونکا نظیر بشر میں
سے جہاں میں مفقود تھا باعث اسے علو شان کی قصائد
سبعہ معلقہ فصحانے جدار کعبہ سے معلق کردی تھی بایں وجہ
کہ کوئی بعد اقلیم میں سے اسکی مثل بناوے لہذا معجزہ فصاحت
اور بلاغت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا گیا
چنانچہ مشہور ہے کہ جب سورہ انا اعطیناک الکوثر نازل
ہوی تو جب ارشاد آنحضرت کی استار کعبہ سے ٹنکائی گئی
جب اونہوں نے یہ عبارت دیکھی انا اعطیناک الکوثر نازل
لربک وانحر انا شانئک ہمالا بتر تو اپنی دلمین نہایت منفعل
ہوئے اور یہ اقرار کیا کہ ماہذا قول البشر یعنی ہمارا دعوی بندوں
کی کلام سے تہا نہ خدا کے کلام سے یہ کلام خدا ہے اور وہ جو
یا دعی صاحب نے سورہ عنکبوت کی آیہ نقل کی ہے قالوا لولا
انزل الیہ آیۃ من ربہ قل انما الایات عند اللہ وانما انا نذیر

مبین۔ یہ آیت صاف دلالت کرتی ہے کہ جناب رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے معجزہ عنایت ہوئے کیونکہ یہ
فرمایا کہ انا نذیر مبین نذیر کے واسطے معجزات کا ہونا لازم ہے
جیسا کہ انسان کے لئے جان کا ہونا لازم ہے تو جب ملزوم
ثابت ہوا تو لازم کا بھی ثابت ہونا ضرور ہے یعنی معجزات کا
حاصل یہہ کہ نذیر مبین کا ہونا صریح دلالت کرتا ہے کہ حضرت
کے واسطے بہت سے معجزات عنایت ہوئے اور الف لام
آیات پر عہد خارجی ہے تو آیات سے مراد وہ آیات ہیں کہ
جن پر وصول الی المطلوب مرتب ہو اس واسطے جناب رسول
جواب میں بسبب الارشاد فرماتے ہیں کہ ایسے آیات کہ جن پر
وصول الی المطلوب نہیں مرتب ہو سو وہ اللہ کے اختیار میں
ہے اور میں فقط معجزات دکھانے والا ہوں جیسا کہ کلمہ
نذیر مبین سے معلوم ہوتا ہے باقی رہی ہدایت سو منجانب
اللہ ہے۔ اور تفسیر اسکی مفصلا تفسیر کبیر میں موجود ہے بحسب
اختصار یہاں بیان ہوا ہے علی ہذا القیاس وہ جو اثناء
اعتراض میں تیسری آیت سورہ بنی اسرائیل سے نقل کی ہے
ما منعنا ان نرسل بالایات الا ان کذب بہا الاولون۔
اوسمیں بھی کلمہ آیات پر الف لام عہد ذہنی ہے بہر صورت
دعوی یا دریصاحب کا ان آیات مسطورہ میں سے ہرگز
نہیں ثابت ہوتا بھلا صاحب معجزات رسول کریم صلعم کی
ظاہر و باہر ہیں اونی دا علی جانتا ہے اور قرآن شریف بھی
جا بجا شاہد ہے تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایسے ایسے وسیع
سے جو بلاغت اونکا محض لاعلمی ہو مخفی ہو جاویں رہی

لیاقت علمی یہ نہیں جانتے کہ الا دلون کیونکر لکھا جاتا ہے
آپ نے اولوں کو بہ ون لام ایک ہے الف سے لکھا ہے
جسکی علمیت کا یہ حال ہو دعوے اعتراض کرنیکا اہل اسلام
پر محض خیال فاسد ہے علاوہ اسکے اثناء تقریر میں یہ تحریر
کرتی ہیں تو یہ خلاف قرآن کے کیونکر یقین کیا جاوے کہ
آنحضرت صلعم نے معجزے کئی معلوم نہیں کہ یہ مخالفت کا
دعوی مطابق عقل کی ہے یا واقع میں اور یہ ہمارے جواب
سابق سے معلوم ہو چکا کہ مخالفت مخالفت واقعی نہیں محض
بحسب ذہن پادریصاحب کے ہے شاید اس ہمارے جواب تصفیہ
ہو جائیگا - ایک اور اعتراض کیا ہے کہ جب ایک بھی معجزہ نہیں
تو اونکا رسول ہونا کیونکر ثابت ہو سکتا ہے بھلا اگر قرآن شریف
کے آیات میں ذرا سے غور کرتے تو ایسے ایسے اعتراض نہ کبھی
جرات ہوتی جیسے کہ آیتہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان
یروا آیتہ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر وایہ وعد اللہ الذین امنوا منکم
وایضا وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ تاخذونہا و دیگر معجزات جنکی
تفصیل رسالہ تصدیق المسیح میں اچھی طرح کی گئی ہے معاینہ
ہو سکتی ہین بلکہ قران شریف خود معجزہ ہے جسکے معجزہ ہونے
کی وجہ سابق گذر چکی ہے ہان صاحب مسیح مصلوب پر آپنے
قیاس کر لیا دیکھو صیانۃ الانسان صفحہ ۱۲۶ جیسا کہ انجیل متی
کی باب ۱۲ میں ہے ۱۱ - تب فریسی نکلکر اور سے حجت کرکے اوسکی
امتحان کے لئے آسمان سے کوئی معجزہ چاہا ۱۲ - اوس نے اپنے دل سے
آہ کھینچکر کہا اس زمانہ کے لوگ کیون نشان چاہتی ہین میں
تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی معجزہ دیا جائیگا

پھر انجیل متی باب ۱۲ میں ہے ۳۸ - ای اوستاد ہم تجھ سے ایک
نشان دیکھنا چاہتے ہیں ۳۹ - اوس نے اونہیں جواب دیا کہ
اس زمانہ کی بدکار و حرامکار لوگ نشان ڈھونڈھتے ہیں پر یونس
نبی کی نشان کے سوا کوئی نشان اونہیں دیا جاویگا انتہی
ایسا ہی متی باب ۱۶ میں بھی ہے پھر لوکا باب ۲۳ میں ہے ۸ -
اور ہیرودیس یسوع کو دیکھکے بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سے
چاہتا تھا کہ اوسے دیکھے اس لئے کہ اوسکی بابت اوسنے بہت کچھ سنا
تھا اور اوسکی کوئی کرامات دیکھنے کی امید رکھتا تھی ۹ - اور اوس نے اوسے
بہتیرے باتیں پوچھیں پر اوسنے اوسے کچھ جواب نہ دیا - پھر متی باب
۲۷ میں ہے ۴۱ - لوئیس سردار کاہنوں نے بھی فقیہوں اور بزرگوں
کے ساتھ ٹھٹھا مارکے کہا کہ اوسنے اوروں کو بچایا اپکو نہیں بچا
سکتا اگر اسرائیل کا بادشاہ ہے تو اب صلیب پر سے اتر آوے تو
ہم اوسپر ایمان لاوینگے انتہی - پھر اوسی انجیل کی باب ۲۶ و رس ۶۷
میں ہے تب اونہوں نے اوسکی منہ پر تھوکا اور اوسے گھونسا مارا
اور دوسروں نے اوسے طمانچے مارکے کہا کہ ای مسیح ہمیں نبوت سے
بتا کہ کس نے تجھے مارا انتہی - اور صاحب رسالہ رد نصاری جو زبان
اردو میں بطور سوال جواب کے ہی کہتا ہے کہ تریان بیبل میں
مرقوم ہے - روزی یہودیان طفل مردہ را بر کوہ نزد مسیح بردند
و گفتند اگر معجزہ مینمائی و مردگان را زندہ می سازی ایں را هم
زندہ کنی کہ تا معجزہ تو ببینیم و ایمان بر تو آریم و ملیح تو شویم بعد
وہ روز چنین یہود بر آں کور رفتند دیدند کہ آں طفل را سباع
دریدہ اعضایش متفرق افتادہ اند پس ہمہ یہود جمع شدہ
یسوع را دست بر دست بستہ تازیانہ میزدند و میگفتند کہ معجزہ

نمائی وزور بنوت تو کجا رفت بلاشبہ ساحر مستی کہ سحر نمائی
انتہی پس دیکھو انجیل متی میں کہ جگہ مسیح نے معجزہ دکھانے
سے صاف انکار کیا ہے اور کہ جگہ صاف چپکی بیٹھی رہے
کچھ جواب نہ دیا اور معجزہ دکھایا۔ **سوال سوم** -
جبکہ محمد صاحب خود اپنی نبوت اور قرآن کے کلام ہونے پر شک
ہوئے کہ الحق من ربک فلا تکونن من الممترین - تو ہم کیونکر
یقین کریں کہ قرآن کلام خدا و محمد صاحب نبی اللہ ہیں -
جواب ہادی صاحب نے متشکک ہونا رسول خدا صلعم کا
در بارہ نبوت و قرآن اس آیت سے ثابت کیا ہے الحق
من ربک فلا تکونن من الممترین واقع میں یہ نادانوں کا قول
ہے کہ ایک مرض نفسانی ہزار امراض بدنی سے بڑھ جاتا ہے
بھلا صاحب نبوت اور قرآن کا متشکک فیہ ہونا کہاں سے نکال لیا باوجودیکہ
یہاں ان دونوں میں سے کسی کی بحث نہیں ہے شاید اس وقت
روح القدس کا نزول ہوگا حالانکہ الحق میں الف لام کا ہے
اشارہ ہے طرف امر حق کے یعنے نبوت رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی جسکو اہل کتاب نے عداوت کے مارے چھپا رکھا ہے
حالانکہ اونکی کتب میں مفصلاً مذکور ہے وہ جو نفی سے دیکھ
متشکک ہو بیٹھا گدر ہے اس سے معلوم ہوا کہ قوانین اصول سے
بالکل کچھ خبر نہیں اصول میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ نہی
امور غیر اختیاریہ سے اونکی عدم پر دلالت کرتی ہے ظاہر ہے کہ
شک امور اختیاریہ میں سے نہیں اس آیت کی معنی تو بہت بیان
ہوئی لیکن بحکم تکلموا الناس علی قدر عقولھم اسقدر کافی
ووافی ہے اب وہ دونوں توہم جو اس شبہہ میں مذکور تھی دُور
بھی رفع ہو گئی - **سوال چہارم** جبکہ قرآن میں صاف لکھا
کہ محمد صاحب کے گناہگار ہیں اور مسلمانوں کے واسطے قیامت کے دن
کوئی شفاعت نہ کریگا تو آپ کیونکر محمد صاحب کو شفیع مانتے
یقر یا ایہا الذین امنوا انفقوا مما رزقنکم من قبل ان ماتی لا بیع
فیہ ولا خلت ولا شفاعت والکفرون وہم الظلمون - **جواب**
ثبوت دعوی کی کوئی دلیل پیش نہیں کی گئی اور شفاعت
کے لئے جو سورہ بقر کی آیت سے تمسک کیا ہے یا ایہا الذین
الخ سو یہہ بھی محض وسوسہ ہے کیونکہ نفی ایک فرد سے نفی دوسرے
فرد سے نہیں لازم آتی یہاں جو شفاعت مطلوب ہے وہ
شفاعت مستقلہ ہے یعنی بلا رضا و بلا اذن خداوند جل وعلا
اور وہ شفاعت کہ منجملہ خصائص رسول صلعم سے ہے وہ مقید
ہے باذن رحمان و رضامندی منان اور یہہ معلق ہونا
شفاعت کا اذن کے ساتھہ محض وقوع میں ہے نہ کہ علم الہی میں
علم میں تو یقیناً اپکا شفیع ہونا مقرر ہو چکا چنانچہ فرمایا انا
اعطینک الکوثر **سوال پنجم** جبکہ خدا تعالی جو اپنے ذات میں
پاک وعادل اور انسان گنہگار تو کونسا طریق ہے کہ گناہگار
انسان کی نجات ہو اور خدا کا عدل بھی رہے **جواب** طریق
نجات کا یہہ ہے کہ اوسکی سچی رسول محمد رسول اللہ صلعم پر جو
خاتم رسل ہے ایمان لاویں کہ جنکی امت میں سے ہونیکی مسیح نے تمنا کی ہے
اور اونکو قیامت میں اپنا شفیع بناویں نکہ نجات کی صورت یہ ہو کہ
اپنے گناہوں کی بدلہ میں بیچارے مسیح کو سولی پر چڑھا دیں اور پھر تین
روز تک دوزخ میں رہنے کا حکم دیں واہ کیا خوب عدل ہے کہ عدل
تو مزے سے عیش اڑاویں - اور مسیح صلیب پر کھینچا جائے - پہلے یہہ سمجھنا

بمقام مدراس بنگلور در مطبع بحر الاسلام متعلق زمرۂ احباب باہتمام محمد عبد المجیب سکرٹری طبع شد

منشور محمدی

خدایا مطلع انوار رحمت ساز جانم را
کلید مخزن انوار دل گردان زبانم را

نطق کے باعث انسان حیوان سے ممتاز ہے مگر بے وسیلہ زبان کے نطق کا ظہور ہو ہی نہین سکتا زبان تو ایک پارہ گوشت کے سوا کچھ نہین جو انسان اور حیوان کے مونہہ مین موجود ہے۔ بغیر مدد دماغ کے زبان کو یارای گویائی کہان دماغ بچارہ کیا کرے جبتک حضرت دل کا التفات نہو۔ تمام عقلا کا اتفاق ہے کہ دل بمنزلہ بادشاہ کے ہے جو کچھ دل مین ہے زبان پر آتا ہے سچ ہے ؎ مے ترا ودند زبان آنچہ در آوندِ دل ست + گویا زبان اپنی گویائی کے باعث نائب دل ہے۔ جتنی صورتین دل مین پیدا ہوتی ہین زبان اونکو عبارت کرد کھلاتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ زبان متقابل دل کے ہے اور باہم ایک قدرتی تعلق ہے۔ زبان پر جب الفاظ افسوس اور درد و کرب کے جاری ہوتے ہین دل پر کچھ لگتا ہے اور اوپر رقت اور سوز اور افسردگی طاری ہوتی ہے اور اوسکا بخار دماغ کو پہونچتا ہے اور آنکھ سے آنسو ن ڈبڈبانے لگتے ہین اور وہ بھی شریک رنج و الم ہوتی ہے۔ اور جب کلمات خوشی اور شادی کے نکلتے ہین فرحت و نشاط کے باعث گل کے طرح پھولتا ہے اور اوسکا اثر تمام جسم پر ہوتا ہے اور ہر عضو پھولے نہین سماتا۔ باوجیکہ اسکا عکس بھی ہو سکتا ہے اس سے یہہ نتیجہ حاصل ہوا کہ ہر حال مین زبان دل کا حال بیان کرتی ہے ؎ نکلے بخار دل جو زبان سے عجب نہین؟

چھلکے تو کیا بعید ہے لبریز جام ہے + پس لامحالہ زبان آئینہ دل ہے

دل ایک گوشت پارہ ہے جو حیوان مین بھی ہے لیکن دل انسانی مرکز و تخت جان عزیز ہے جو تبعیر روح انسانی سے ہے۔ اس مین شک نہین جو دل مین ہے وہ زبان پر گذرتا ہے جو زبان فرماتی ہے اوسکا اثر دل پر بھی ہوتا ہے۔ پس زبان کو ہر امر مین احتیاط چاہئے تاکہ صفائی دل کا باعث ہو اور دل کو خطرات بد سے پرہیز کرنا ضرور ہے تاکہ خوش کلامی کا سبب ہو۔ خوش کلامی عمدہ ترین صفت مانی جاتی ہے اور کاملون مین پائی جاتی ہے ؎ ملایم میشود در گفتگو ہر کس کہ کامل شد + کہ دائم پختہ باشد بر دہن مینائی پر مے را

جب انسان اپنی کم بختی سے مزخرفات و ہفوات کی کثافت سے اپنی زبان تر کرتا ہے اور اس فعل مذموم کا عادی ہوتا ہے تو اوس سے اوسکی سیاہ دلی اور تاریکئی اندرونی کی تصدیق ہوتی ہے اور بسبب اس کے حسد و حقد عجب و کبر کے گرداب بلا مین گرفتار ہوتا ہے اور کیا عجب اگر غرور اسکو خلاب گمراہی مین پھسا دیوے جو موجب خسر الدنیا والآخرہ کا ہوتا ہے۔ صدق مقالی کا ظہور جب ہی ہو سکتا ہے کہ نفاق کی آلایش سے پاک و صاف ہو کر نور صفائی سے منور ہو اور بالکل سچے آدمی کا حال و قال متحد ہوتا ہے اگر ہر دو صراط مستقیم ہے تو بے شائبہ ریب نجات ابدی کا مستحق ہوگا۔

غور کرنا چاہئے کہ انسان ناشخص کی زبان پر شروع شروع مین جریان یاوہ گوئی و ہرزہ درائی کی بیماری کیونکر پیدا ہوتی ہے۔ سچ ہے تعلم ما تاثیر صحبت ما اثر۔ ایک پرانا مثل

شبہ ہے بیان اسکا نہایت وسیع اور تجربہ اوس کے ثبوت
پر گواہ صادق - جتنے کمینہ اور غلام منش ہوتے ہین گو وہ
کیسی ہی تربیت پاوین اور جو نئے لباس مین رہین کبھی
اون سے رذالت زایل ہوتی نہین ؎ عادت گرگ
زادہ گرگ شود + گرچہ با آدمی بزرگ شود + اس مرض
جبلی وخلقی کا علاج سخت مشکل بلکہ غیر ممکن ہے خدا ان پر
رحم کرے - دیکھنا چاہیے کہ بعضے بھلے مانس بھی
اسی الایش سے اپنی زبان مغلظ کرتے ہین اور بعض
بوالفضول تو نہایت بی باکی اور بے شرمی سے ہفوات
ومزخرفات کو فلاح دارین سمجھتے ہین - اسپر اسقدر موئہ
زوری کرتے ہین کہ شیطان کے بھی کان کاٹتے ہین - گو
ظاہر مین یہہ سب کچھہ ہی کیون نہ معلوم ہون اگر حقیقت و
باطن طرف پھیلے جاوین تو وجہ اس ہرزہ درائی کی کچھ طرح
پر سمجھ آتی ہے - محبت کی بھی بڑی تاثیر ہوتی ہے -
؎ محبت طالح ترا طالح کند + ایک بڑے تجربہ کی صحیح بات
ہے - ظاہر ہے کہ محبت بداتفاقا خواہی نخواہی اختیار کرنی پڑتی
ہے عقلمند تو ہر امر مین اپنے تئین بجاے رکھتا ہے اور احتیاط
وحزم کا پیرو ہوتا ہے اور اسی مین اسکی فلاح بھی ہے -
نرے بیوقوف کو کچھ سوجھتا نہین ہر دم حق کے باعث موئہ
کے بل گرتا ہے تھوڑے دن مین اوسپر تاثیر بد اپنا پورا کام
کر جاتی ہے اور یہہ بالکل پاجی بن جاتا ہے اگر اصل کا شریف
ہو تو اصلاح بھی ممکن ہے - سخت افسوس کی بات ہے کہ
کئے آدمی ایسے بھی ہوتے ہین جو عمدا وقصدا اغراض نفسانی

وطمع دنیا دنی کے باعث خود بخود ایسی عادات واطوار قبیحہ کرتے ہین
جو کور باطنی کے سبب بعد تاثیر اس معجنہ بیہودہ کونی مین داخل ہوتے
ہین کہ اصل منہ پھیرنے کے لیے پیشقدم رہتے ہین انکی حالت پر رحم
روئے کے اور کیا کہا جاے کہتا ہے -

جب صرف تصور صحبت سے اسقدر بدل ہذا الانسان پڑتا ہے
موثر ہونیکا ثبوت ہوا تو البتہ ماکولات ومشروبات سے بخوبی زود
استعمال انسان مین ہین اور جسپر مدار زندگی انسان منحصر ہے
زیادہ تر اثر ہوگا چہ جائیکہ دوای معقوی دل کھانے سے بہت
جلد تاثیر اوسکی دل پر ہوتی ہے اور دوای مضر جگر کے استعمال
سے ضرور جگر مین فساد پیدا ہوتا ہے - بدیہی بات ہے کہ
اشیاے مقدار قلیل کے استعمال سے جن مین علیحدہ علیحدہ خاصیت
ہو ایسی تاثیر آناً فاناً پیدا ہو سکے تو خاصکر ماکولات مین کیا کچھ
اثر نہ ہوگا حالانکہ اوسی پر زندگی کا مدار ہے اور گوشت پوست
وغیرہ اوسی سے بالیدہ ہوتا ہے چنانچہ غذا شکم مین پہونچکر
کسطرح جزو بدن ہوتی ہے اس موقع پر بیان کرنا خالی
از لطف نہین - جس وقت سے غذا معدے مین
پہونچتی ہے جزو بدن ہونے تک اوسکی چار حالت ہوتی
ہین پہلی کیلوس جو غذا معدہ مین پکتی ہے لطیف اوسکا
عروق ماساریقا سے جگر کو جاتا ہے کثیف اوسکا براز ہو
جو براہ امعا کے دفع ہوتا ہے دوسری کیموس کہ وہ لطیف
جگر مین پکتا ہے خلاصہ اوسکا عروق اجوفہ سے تمام بدن
مین جاتا ہے اور فضلہ اوسکا بول ہے کہ گردہ اور مثانہ سے
ہو کر براہ احلیل دفع ہوتا ہے تیسری وہ خلاصہ رگون مین

کہتا ہے اور لائق جزو بدن ہونیکے ہوتا ہے چوتھی خلاصہ
کہتا ہے اور لائق جزو بدن ہونیکے ہوتا ہے چوتھی خلاصہ
عضوین پہونچکر جوش کھاکر عضوین مین ملجاتا ہے ان دونون
ہیم کا فضلہ پرک اور ترق یعنے میل اصلی ہے جو براہ صفات
دفع ہوتا ہے۔ جب غذا جگر مین پک چکتی ہے ایک حصہ
اوسمین سے قلب کے طرف جاتا ہے وہان لطیف اوسکا بخار
ہو جاتا ہی اوسکو روح حیوانی کہتے ہین کہ عروق جہنہ مین
خون کے ہمراہ منتشر تمام بدن مین ہوتی ہے پھر وہ روح
دماغ مین جاکر سوخ نفسانی بنجاتی ہے اور بواسطہ اعصاب کے
تمام بدن مین فایدہ حس و حرکت کا اور انکہون مین فائدہ
بینائی کا اور کانون مین فایدہ شنوائی کا اور زبان مین فایدہ
اور اک طعم کا امناک مین فائدہ اور اک بو کا دیتی ہے اور
وہی روح حیوانی جگر مین جاکر بواسطہ آوردہ کے فائدہ تغذی
کا تمام بدن مین اور فایدہ نمو کا دیتی ہے اور اوسکو روح
طبعی کہتے ہین۔

حاصل یہہ کہ غذا کا جزو بدن ہونا اور اوسی سے روح طبعی کا
بنا بصورت یقین ثابت ہوا تو یقین ہے کہ تھوڑے غور سے
کامل یقین ہو سکتا ہے کہ گوشت پوست وغیرہ انسان کا اسی
غذا سے بنتا ہے اور قوت روح طبعی بھی اسی سے قایم ہے
درحالیکہ یہہ بات یقیناً مسلم ہے کہ روح انسانی اگرچہ متعلق
بجسم انسان ہے مگر جسم کے طرح فانی نہین اور افعال نیک
وبد کی بانی مبانی وہی ہے۔ جب قوت روح طبعی کا غلبہ ہوتا
ہے اور آدمی ہوا و ہوس طرف مایل رہتا ہے روح انسانی
اوسکی پیروی کرتی ہے تو اوس سے بالکل حیوانی افعال بلکہ
شیطانی کام سرزد ہوتے ہین پس بلا محابا کہا جا سکتا ہے کہ یہہ
نتیجہ اوس غذا کی تاثیر کا ہے جو کثرت استعمال مین اوسکا بنتا
اس ضابطہ قدرتی پر جب نظر پڑتی ہے تو یہہ بات حاصل
ہوتی ہے کہ ہر طرح انسان کی بہبودی کے لئے عمدا صحت
وعافیت جسمانی اور خصوصاً فائدہ روحانی کے واسطے صفائی
غذا کا پورا اہتمام ایک امر لابدی ہے۔

اس مادہ مین طبیب کی رائے اکثر کام آتی ہے مگر عمدہ طریقہ
وہی ہے جو متعلق حقیقی سے بتلایا جاوے حلت و حرمت تو
بجز شریعت کے میسر آتی نہین اور انسان فقط ظواہر پر اٹک
کر باطن سے بالکل بیخبر رہتا ہے کہ اس کے حرام ہونے مین
کیا درحقیقت فائدے مقصور ہین مثلاً شراب مسکرات وغیرہ
اور گوشت خوک کے حرام ہونے مین کیا بھید ہے۔ دیکھو
اور اوراد یان مختلفہ مین تو نہ حرام ہے نہ حلال۔

اس مین شک نہین کہ ہر ایک مسلمان پابند شریعت ہے
اور اس کا لی بلا سے پرہیز کرتا ہے اگر سرسری طور پر بھی
باطن طرف پے لے جاوین تو یہہ امر بخوبی منکشف ہوتا ہے
کہ کیا کچھہ فائدہ لحم خنزیر کے نہ کھانے اور کسقدر برائی اوس کے
کھانے مین حاصل ہے۔

یہہ بات تو ٹھیک ٹھیک ثابت ہو چکی کہ جو کچھہ غذا شکم مین
پہونچتی ہے اوسکا لطیف جزو بدن بنجاتا ہے اور روح طبعی
کا اوسی سے قیام ہے اور جو غذا کثرت سے کھائی جاویگی
اوسکا اثر بھی زیادہ تر ہوگا پس نفس الامر مین لحم خنزیر سے
اوسکی اصلی تاثیر پہنچنے مین کچھہ بھی شک باقی نہ رہا۔

ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ گوشت خوک بھی اور حیوانون کے
گوشت کے مانند ہے بلکہ یہ زیادہ تر لذیذ اور خوش لقمہ
ہوتا ہے اور از روے قواعد طبیہ کے اسمین کوئی برائی
بھی متصور نہین اور آجتک کسی نے کوئی عیب اور نقصان
نہین نکالا اہل اسلام صرف ممنوع شریعت جانکر نہین
کھاتے ہین اور یہ کسی طرح مضر بھی نہین۔
حالانکہ یہ سب جسمانی نفع و نقصان
کے لحاظ سے ایک ظاہری بات
ہے اگر جب باطنی لحاظ سے خیال ہوتا ہی
اور غور و پرداخت کی جاتی ہے تو البتہ یہ علم بدرجہ یقین
حاصل ہو سکتا ہے کہ لحم خنزیر کا کھانا انسان کے حق مین
نہایت مضرت روحانی کا باعث ہے مضرت روحانی سے
مضرت جسمانی بھی ہوتی ہے اور اوسی سے اعمال خبیثہ
کا سرزد ہونا ایک امر ضروری ہو جاتا ہے۔ اندرین باب
اس موقع پر ایک ایسی مثال دی جاتی ہے جس سے ہمارا
مقصود بالکل بدیہی الانتاج کھل آتا ہے۔
جارج سیل صاحب جو ایک نامور فاضل اور مشہور مورخ ہین
قرآن مجید کے ترجمہ انگریزی کے ابتدای بحث مین (صفحہ ۴۲
مطبوعہ ۱۸۴۴ء مقام لندن) تحریر فرماتے ہین کہ جسطرح عرب
اپنی خوبیون سے ممتاز ہین اسیطرح اور اور اقوام کے مانند اونمین
کچھ عیوب اور برائیان بھی پائی جاتی ہین اونہین کے مصنف اس
سے بیکا اقرار کرتے چلے آتے ہین کہ جنگ و جدال خونریزی ظلم و

وزیادتی مین عرب جبلی خو یافتہ ہین حسد کرنے مین اسقدر طاق
ہین کہ کوئی برائی عداوت اون سے کمتر ہو لی جاتی ہے بعض
اطبا کی رائے ہے کہ یہ عداوت منتج بسبب زیادہ کھانے اونٹ
کے گوشت کے پیدا ہوتی ہے (جو معمولی غذا باشندگان بر
عرب کی ہے لہذا اونمین یہ عادت زیادہ تر پائی جاتی ہین اونٹ
نہایت کینہ ور اور شدید الغضب ہوتا ہے یہ ایک معاف دلیل
ہے کہ اونکے گوشت کی تاثیر ہو جاتی ہے۔
پس اس بیان سے نتیجہ یہ نکلا کہ جب اونٹ کے گوشت مین ایسی
تاثیر ہو تو اور حیوانات مکروہ و خبیث کے گوشت مین کیا کچھ
اثر نہ ہوگا۔ اون لوگون کا یہ مقولہ کہ خدا کی بنائی ہوئی
کوئی چیز ناپاک نہین بالکل لغو اور بے معنی ٹھہرا اگرچہ بلحاظ
خلقت اور پیدائش کے سب خدا کی بنائی ہوی چیزین ہین لیکن
انسان کے استعمال کے لئے سب کے سب پاک اور لائق نہین
ہو سکتی ہین۔ جتنی چیزین فطرتی ناپاک معلوم ہوتی ہین اور
اور جتنی چیزین مہلک انسان ہین خواہی نخواہی عقل کے
رو سے بھی ہر انسان کو اون کے استعمال سے ضرور پرہیز
کرنا پڑتا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور کون عقل دشمن
ہوگا جو دانستہ ناپاک چیز کھا بیٹھے گا۔ مگر جن چیزون مین
ظاہری برائی یعنے جسمانی نقص نہین ہے بلکہ باطنی خرابی
ہوتی ہے البتہ اوسکی پہچان دشوار ہے۔ سوای شریعت
حقانی کے اوسکو اپنی عقل ناقص سے حاصل کرنا متعسر۔
شریعت محمدی مین جن جن چیزون کی حرمت ثابت ہے
اگر چہ ان مین کروتو ایک بہاری اور باطنی مضرت اون

چیزون مین ہونا پائی جاتی ہے - اجکل تحقیقات سے علم
المنظر پر مین ایک ظاہری نقص سی پایہ ثبوت کو پہونچا ہے
چنانچہ چند سال پیشتر کے اخبارون مین یہہ بات لکھی دیکھو
کہ خردبین کے ذیلیہ سے گوشت خوک مین نہایت مہین
اور باریک کیڑے نظر آتے ہین - پس اس سے ثابت
ہوا کہ یہہ کالی بلا انسان کے جسم اور روح کو ظاہرا و
باطنا عقلا و نقلا ضرر رسان ہے پس انسان پر فرض ہے
کہ اس مکروہ چیز سے پرہیز کرے - اور کیا عجب ہو اجکل
بعضے کالے کرسٹان بدکلامی کرتے ہین اسی گوشت
کی تاثیر سے ہو اگر ہماری اس تحریر کو دیکھین اور غور کرکے
باطنی روشنی حاصل کرین تو ساری محنت ٹھکانے لگتی ہے
چونکہ مذہب ایک باطنی امر ہے جسکا جاننا ہر ایک انسان پر
لازم آن پڑا ہے پس باطنی آنکھ سے اوسکے تعلیمات کو
دیکھنا چاہئے اور روشنی حاصل کرنا ضرور ہے - اگرچہ اس
بارہ مین اور ادلہ قویہ بھی اسقدر پیش نظر ہین کہ یہان
گنجایش نہین چونکہ ہمارے اخبار مناسب سے بڑھ
چلی ہے ہم اوسکو اور وقت پر موقوف رکھتے ہین - فقط

راقم سید ابراہیم حسینی مرتب منشور محمدی

ضلع ہوشیارپور

رونق اسلام و شوکت نبی خیر الانام

یہہ مضمون بتوسل جناب مولوی حاجی عنایت اللہ صاحب امرتسری
ہمارے پاس پہونچا لہذا بجنسہ درج اخبار کیا جاتا ہے -

مین اتفاق حسنہ سے قصبہ ٹانڈہ مین پہونچا وہان کے رئیسون
سے جو شریک مجلس تھے مختصر کیفیت موضع گھوڑہ باہہ کی معلوم
ہوی - چنانچہ مین اوسکو بعجلہ ارسال خدمت کرتا ہون -
عرصہ ۳ ماہ سے موضع مذکور کے چند زمیندار جو پہلے زمانہ
مین مشہور بدچلن اور سزائین قید و جرمانہ سے سزایاب ہوچکے
تھے - بباعث اپنی خام خیالی کے پادریون کی حمایت مین
آجانیکے لئے اور اپنے دنیاوی امور کو اس لباس مین سرانجام
کرنیکے لئے کرسچن ہوئے - اسی روز سے موضع مذکور کے
رئیسون و نمبرداروں و جاگیرداروں کے مراسلے و خطوط جناب
کمالات اکتساب آفتاب پنجاب امام اہل فن مناظر اہل کتاب
و غیر اہل کتاب یعنی مولوی مرزا فتح محمد بیگ صاحب رئیس
شہر پٹی کی خدمت مین مضمون تشریف آوری آپکے ارسال
ہوتے رہے مگر چونکہ مولانا ممدوح کو شب و روز از بس امور
دینیہ وعظ و نصایح و تحریرات جواب سے بالکل فراغت نہ تھی
فورًا موضع مذکور کے پہونچنے سے معذور رہے اور آپکے
عدم فرصتی کا حال آپکے پکے اور تقاریر سننے والے جو لاہور
و امرتسر وغیرہ مین رہتے ہین خوب جانتے ہین - اور نیز پنجابی
اخبار لاہور جو اکثر فرقہ برہمسماج کے جواب مین اور نیز پرچہ نمبر
۵ و نمبر ۹ ۱۸۷۴ء مین جو جواب رسالہ مسیح الدجال مصنفہ
ماسٹر رامچندر ڈائرکٹر ریاست پٹیالہ کے رد مین تحریر فرما چکے
ہین معلوم ہو سکتا ہے - القصہ جناب مولانا موصوف ۶ مارچ
بروز جمعہ امرتسر سے روانہ ہوکر روز یکشنبہ داخل ٹانڈہ ہوئے
بعد زوال دوشنبہ کو نہایت تعظیم و تکریم سے موضع گھوڑہ باہہ

میں تشریف فرما ہوئے چونکہ وہاں ہجوم قریب دو ہزار
مردم کے تھے اس لئے جناب مرزا صاحب نے ایک تقریر بابت
امن و آزادی حکام گورنمنٹ کے ارشاد فرمائی اور پیش ہوئے
لوگوں کو مذہب اسلام اور قرآن شریف کے بعض احکاموں سے
اطلاع بخشے کہ کوئی شخص کسیطرح کی زیادتی یا بیحوصلگی نکرے
اگرچہ کوئی عیسائی کیسی ہی تمسخر سخت کلامی کرے مگر تم لوگ
بحکم والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کے رحم دبردبار می
کو ہاتھ سے نہ دینا اور سہ شنبہ کو ۱۲ بجے پادری کالی چرن سے
وعدہ ۵ روز تک اور ہر روز میں ۴ گھنٹے گفتگو ہونے کا
قرار پایا اور اہل اسلام کے طرف سے جناب موصوف گفتگو
کیواسطے علما و اہل اسلام کے طرف سے مستثنا کئے گئے
اور ثانی طرف سے کالی چرن مقرر ہوئے ایک سوال اس
مضمون کا کہ جسسے کتب مسیل کی تعلیم کا حال معلوم ہوتا تھا
اور جس سوال سے کتب مسیل مروجہ حال سے خدا کا کلام
ثابت نہیں ہو سکتا پیش کیا گیا۔ پادری اسوقت اس کا
جواب کچھ نہ دیسکے لو دوسرے روز کا وعدہ کیا پھر چار شنبہ
کو ۱۲ بجے سے ۴ بجے تک پادری کا انتظار کیا بلکہ کئے آدمی
بلانیکے واسطے گئے اُنہوں نے کہا کہ جب ٹھانہ دار صاحب
تشریف لائینگے تب ہم آئیں گے الغرض ۴ بجے کے بعد
ٹھانہ دار صاحب مع تحصیلدار و جملہ رئیسان ٹانڈہ و تحصیل
وسوا وغیرہ تشریف لائے اور اوس مجلس کثیر میں پادری
صاحب نے گفتگو کرنے سے صاف انکار کیا ہر چند علما و اہل اسلام
نے و مرزا صاحب موصوف نے جواب الجواب نہایت شد و مد
سے طلب کئے مگر پادری نے کچھ جواب نہ دیا اور مجلس برخاست
ہوئی۔ اس کے بعد ۴ سوا ۴ بجے مرزا صاحب موصوف جواب طلب
کرتے رہے پھر بھی پادری کچھ جواب نہ دیا اور بعد زاں پادری
دروازہ خلع پوشیدہ پور کوٹھی خود ہوا۔ اور مرزا صاحب اور ان کے
جانیکے بعد مع چند علما و رؤسا اہل اسلام جناب شیخ صاحب
تشریف لائے وہ سوالات جو جناب مرزا صاحب نے پادری سے
کئے تھے بچشم خود دیکھ حقیقت میں اونکا جواب نہیں ہو سکتا
تا حال وہ سوال جناب تحصیلدار کے پاس موجود ہیں اور
بعد زاں ۱۷ مارچ سہ شنبہ بمکان مکتب مولوی محمد نجم الدین
صاحب رئیس ٹانڈہ کے ایکی زیارت ہوئی اوسوقت اپنے
شہر مذکور کے ایک چوک میں اوس مولوی نجم الدین صاحب
کے صاحبزادے نے ایک رجز

باجا جو اس جہاں میں نقار محمدی
لاکھوں ہوئے سہو جو نثار نبی محمدی

مصنفہ مولوی سراج الدین صاحب واعظ پڑھے پھر جناب مخدوم
مرزا صاحب موصوف نے تمام حال جلسہ موضع گھوڑ باہہ کا زبان
فیض ترجمان سے کمال فصاحت و بلاغت کے ساتھ بیان فرمایا
اور ایک اشتہار جسمیں پادریوں کا گفتگو سے انکار کرنا لکھا ہوا
اور اوسپر چند معززین رؤسا و جاگیرداران و نمبرداران علاقہ
کے شہادتیں اور مہریں بھی ثبت تھیں پڑھکر سنایا۔
اور جلسہ برخاست ہوا۔

درحقیقت آپکی حسن اخلاق اور شایستہ عادات اور تہذیب اخلاق
اور کلام پر تاثیر اور محامد و محاسن کا حال جو ہوا اوس جلسہ میں

نہیں آیا میں اس موقع پر تحریر نہیں کر سکتا۔ مختصر ذکر
آپکے خدا پرستی اور للہیت داری اور استغنا حقیقی کا یہ
ہے کہ دوسرے دن موضع گھوڑا باہہ میں جبکہ دستار سے
بھی زیادہ لوگ مرتے ایک مسلمان دیندار نے مبلغ
۱۰۰ اس نظر سے پیشکش کی تا کہ اور لوگ بھی کچھ خدمت
کریں مگر مولانا صاحب نے وہ واپس کئے اور بہت نرمی سے
فرمایا کہ ہم روپیہ جمع کرنے کے لئے نہیں آئے محض آپ
لوگوں کی ہدایت مدنظر کے آئے ہیں۔ میں کہتا ہوں
کہ اگر یہہ روپیہ لیا جاتا تو امید تھی کہ وہاں پر ہزار روپیہ
جمع ہو جاتا حقیقت میں یہہ ہزاروں روپئے پیر دیتے
یعنے نہ لیتے اسی نظر پر آپکے حسن عقیدت اور استغنائے ذاتی
کو قیاس کرنا چاہئے فقط۔ اور یہہ مجمل حال ہے مفصل خود
لکھیں گے۔ مرسلہ مولوی عبدالکریم مدرس۔

مباحثہ مذہبی

یہہ مضمون بتوسل مولوی مرزا محمد صاحب جالندھری ہمارے
پاس آیا لہذا بعینہ نقل کیا جاتا ہے۔

جواب سوالات پادری کالی چرن مشن ہوشیارپور و عبداللہ
عیسائی کانی کسٹ مشن جالندھر جناب مولوی احمد حسن صاحب امروہی
ضلع جالندھر بمقام گھوڑہ باہہ بغیہ حرف بحرف واسطے ملاحظہ
ناظرین انبار روانہ ہے۔

سوال اول چونکہ قرآن میں جابجا لکھا ہے کہ تمام کتب قدیمہ
یعنے توریت اور انجیل جو اہل کتاب کے پاس موجود ہیں
سب صحیح و برحق کلام خدا ہے اور قرآن اونکی تصدیق کے لئے
نازل ہوا پر اونکے مخالف ہے جسے یقین کامل ہے کہ
قرآن خدا کیطرف سے نہیں کیونکہ جب قرآن میں بہت جگہ
ہے کہ مصدقا لما معکم و مصدقا لما بین یدیہ و مصدق لما معہم
اور پھر لکھا و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکفرون یعنے اور
جو حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر یعنی کتب مقدسہ کے موافق
سو وہی لوگ ہیں منکر۔

جواب مثل مشہور ہے الغریق تشبث بکل حشیش سو
ایسا ہی جب کچھ نہیں بن آتا تو ایسے ایات پیش کرتے ہیں
کہ اون کے مطلب سے بالکل کچھ علاقہ نہیں ہوتا پس لازم ہوا
کہ مطلب اس آیت کا مواقع تفاسیر معتبرہ کے بیان کیا جاوے
قطع نظر اس کے کہ ہما انزل اللہ میں یا دریصاحب اللہ کو بھول
گئے۔ الایہ آمنو بما انزلت مصدقا لما معکم اس آیت کے یہہ
معنی ہیں کہ اہل توریت کی توریت میں تحریف کرنے کی اور
اس نبی کے آنیکی اور اہل انجیل کی انجیل میں تحریف کرنے
کی اور اس نبی کے آنیکی اور توحید اور قیامت کے آنیکی
جو خبریں اونمیں لکھی ہیں قرآن اور صاحب قرآن یعنی
محمد صلعم دونوں اوسکے تصدیق کرتے ہیں یعنی یہی ہے
جسکی خبر توریت اور انجیل میں ہے اور جسطرح اونمیں
اہل کتاب کی تحریف کی خبر ہے اوسیطرح قرآن میں بھی
کہا گیا کہ یحرفون الکلم عن مواضعہ۔ پس جو کوئی قرآن شریف
اور صاحب قرآن کو سچا جانے یقینا اوس نے کتب منزلہ سابقہ
کو جھوٹا سمجھا اور یہہ جواب اون کتب کے حق میں ہے جو
منزلہ سابقہ نہیں ورنہ اناجیل موضوعہ کی طرف

سے تو اس جواب دینیکی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ
کتب منزلہ الہیہ سے نتایج ہیں چنانچہ حال مصنوعیتان
کتب مقدسہ کا ابھی بڑی معتبر ہارن صاحب کی شرح
اناجیل مطبوعہ سنہ ۱۸۳۳ء میں جو لندن میں بزبان انگریزی
چھپی ہے بخوبی ظاہر ہے لکھا ہے کہ پہلی انجیل سنہ ۶۱ یا سنہ
یا سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۱ یا سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۴ عیسوی
میں اور دوسری انجیل سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۴ اور تیسری انجیل
سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۴ اور چوتھی انجیل سنہ ۶۸ یا سنہ ۶۹ یا سنہ
یا سنہ ۹۷ یا سنہ ۹۸ عیسوی میں باختلاف متعدد تالیف ہوی
اور اونکی کوئی سند متصل مشہور نہیں اور معنی آیہ ومن لم
یحکم الخ یہ ہیں کہ جب اناجیل مصنوعہ محرفہ کلام الہی اور کتب
منزلہ نہ ٹھہری تو اب کلام اللہ شریف کہ یقینا کلام منزلہ
الٰہی ہے پس جو مخالف اوسکے حکم کریگا وہ کافر ہے پس یہ
اون کے حق مین صادق آیا جو دیدہ و دانستہ خلاف قرآن
کے حکم کرتی ہیں اور نیز تفاسیر معتبرہ میں یوں بھی اس آیت
کی معنی لکھی ہیں کہ یہود اور نصاری بسبب تبدیل کرنے حکم
توریت اور انجیل کے اور برخلاف اون کتب کے حکم کرنے
کے کافر ہوے کس واسطے کہ کتب منزلہ میں حکم تھا بشارت
بنوت محمد صلعم دیوے الحکام کا سو اونہوں نے اوس کے
خلاف عمل کیا پس اس وجہ سے وہ کافر ہیں جب یہ معنی
آیات مسطورہ کے سمجھے گئی تو وسوسہ تخالف بنت کلام اللہ
کے رفع ہوگیا۔

سوال دوم جبکہ قرآن مین صاف لکھا کہ محمد صاحب نے

ایک بھی معجزہ نہیں دیکھا سورہ سعد ویقول الذین کفروا
ولولا انزل علیہ ایت من ربہ انما انت منذر ولکل قوم ہاد و
سورہ عنکبوت وقالوا لولا انزل علیہ ایت من ربہ قل انما
الایات عند اللہ وانما انا نذیر مبین۔ اور سورہ بنی اسرائیل
مین لکھا ہے کہ خدا نے محمد صاحب سے تمام معجزے موقوف
کردئے وما منعنا ان نرسل بالایات الا ان کذب بہا اولون
تو یہہ خلاف قرآن کے کیونکر یقین کیا جاوے کہ محمد صاحب نے
معجزے کئے اور جب ایک بھی معجزہ نہیں تو رسول ہونا اونکا
کیونکر ثابت ہوسکتا اور نہ قرآن بغیر کسی ثبوت کلام اللہ ہوسکتا ہے

جواب یہہ ایک قاعدہ پر موقوف ہے کہ نفی تمام سے
نفی عام کے نہیں لازم آتی جب یہہ مرکوز الذہن ہوچکا
تو سمجھنا چاہیے کہ کفار نے جو نفی کی ہے معجزہ کی وہ معجزہ
خاص ہے یعنے عصا اور ید بیضا سیواسطے پروردگار عالم نے
اون کے جواب مین یہہ فرمایا کہ نبی کے لئے معجزہ خاص ہونے
کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہان البتہ نبی کے واسطے ایک
ایسا معجزہ چاہیے کہ اوس کے صدق بنوت پر دلالت کرے
اور ہر نبی کے لئے معجزات بحسب حالات زمانہ کے ملتے ہیں
چنانچہ حضرت موسیٰ کو واسطے معجزہ عصا کا عنایت ہوا مقابلہ
ساحروں کے اس لئے کہ اوس زمانہ میں سحر کا بدرجہ غایت
چرچا تھا سو معجزہ عصا کا ایسا غالب ہوا کہ ساحرون کی
کچھ پیش نہ چل سکی لہذا وہ دلیل ہوی صداقت بنوت کی
اگر اوس زمانہ میں معجزہ فصاحت و بلاغت کا دیا جاتا تو
کچھ مثبت بنوت کا نہوتا کیونکہ اوس زمانہ میں لوگ فصاحت